السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا مرد کےلئے یہ جائزہے کہ وہ بغل اورزیرناف کے ساتھ ساتھ جسم کے باقی حصوں مثلاکمر، پنڈلیوں اوررانوں سے بھی بالوں کو صاف کردے جب کہ اس کا مقصود عورتوں اوراہل کتاب کافروں وغیرہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنانہ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بالابالوں کوصاف کرنا جائزہے کیونکہ ان کی صفائی سے جسم کوکوئی نقصان نہیں پہنچتا بشرطیکہ عورتوں یاکافروں سے مشابہت مقصودنہ ہوکیونکہ اصل،اباحت (جواز) ہے اورکسی مسلمان کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ دلیل کے بغیر کسی چیز کو حرام قراردے اورمذکورہ بالوں کے صاف کرنے کی کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے لہذا اللہ اوراس کے رسول ﷺ کا سکوت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائزہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ مونچھیں کترادیں،ناخن تراش دیں،بغلوں کے بالوں کواکھیڑدیں اورزیرناف بال مونڈدیں ۔ مردوں کےلئے آپؐ نے سر منڈانا بھی جائزقراردیاہے جب کہ آپؐ نے بال اکھاڑنے والی اوربال اکھڑوانے والی عورت پرلعنت فرمائی ہے اورمردوں کوآپؐ نے داڑھی رکھنے اوراسے بڑھانے کا حکم دیا ہے اوران کے سوادیگربالوں سے سکوت فرمایاہے اورجس سے اللہ اوراس کا رسول ﷺ سکوت فرمائیں وہ قابل معافی ہے اوراسے حرام قراردینا جائز نہیں ہے کیونکہ ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''تحقیق اللہ تعالی نے کچھ فرائض مقررفرمائے ہیں،انہیں ضائع نہ کرو۔کچھ حدود کا تعین فرمایاہے،ان سے تجاوزنہ کرو،کچھ چیزوں کو حرام قراردیا ہے،ان کا ارتکاب نہ کرواورتم پر رحمت کے پیش نظر،نہ کہ بھولنے کی وجہ سے کچھ چیزوں سے سکوت فرمایاہے،تم ان کے بارے میں بحث نہ کرو'' (دارقطنی وغیرہ) یہ بات امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے۔

مذکورہ حدیث اوراس کے ہم معنی دیگراحادیث وآثارکی وجہ سے اہل علم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا ہے ۔ ان احادیث وآثارمیں سے بعض حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع العلوم والحکم ''میں حدیث ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی شرح میں ذکر فرمائے ہیں جوشخص ان کودیکھنا چاہے وہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائے ، واللہ اعلم ۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ420

محدث فتویٰ